سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۲۹ مئی بوقت ۷ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی رہی۔ کل حضور سیر کے لئے بھی تشریف لے گئے۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

درخواستِ دعا

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب — مکرم محمد عالم صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سرگودھا اپنے خط میں تحریر فرماتے ہیں کہ مہر محمد حیات صاحب سکنہ ڈاور جو ایک مخلص احمدی نوجوان ہیں کے بھائی سرطان کی مرض سے شدید بیمار ہیں اور لاہور کے ڈاکٹروں نے لاعلاج کرکے بھجوا دیا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ خاص طور پر اس مریض بھائی کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے نہایت تضرع سے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ قادر ہے وہ چاہے تو اپنے خاص دست شفاء سے ان کو کامل شفاعطا فرمادے۔ آمین

بیالوجی کے لیکچرار کی ضرورت

احمدیہ سیکنڈری سکول دکماسی (غانا) میں ایک ٹیچر کی ضرورت ہے جو بیالوجی کا مضمون پڑھا سکے۔ امیدوار کے لئے کم از کم ایم ایس سی سیکنڈ ڈویژن پاس ہونا ضروری ہے۔ امیدواران اپنی درخواستیں اپنی ڈگری کی فوٹو کاپی (کارڈ سائز) اور Testimonials امیر جماعت یا پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق کے ساتھ بھجوا دیں۔ (وکیل التبشیر)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

زندہ رسول ابدالآباد کیلئے صرف محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں

آپؐ کی رسالت کے ثمرات و برکات تازہ بتازہ ہر زمانہ میں پائے جاتے ہیں

(۱) "زندہ رسول ابدالآباد کے لئے صرف محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی ہوسکتے ہیں جن کے نفوس طیبہ اور قوتِ قدسیہ کے طفیل سے ہر زمانہ میں ایک مردِ خدا خدانمائی کا ثبوت دیتا رہتا ہے۔" (الحکم ۱۷ مارچ ۱۹۰۳ء صفحہ ۳)

(۲) "مسلمانوں کا خدا پتھر، درخت، حیوان، ستارہ یا کوئی مردہ انسان نہیں بلکہ وہ قادرِ مطلق خدا ہے جس نے زمین و آسمان کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے پیدا کیا اور حیّ و قیوم ہے۔ مسلمانوں کا رسول وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے جس کی نبوت اور رسالت کا دامن قیامت تک دراز ہے۔ آپؐ کی رسالت مردہ رسالت نہیں بلکہ اس کے ثمرات اور برکات تازہ بتازہ ہر زمانے میں پائے جاتے ہیں جو اس کی صداقت اور نبوت کی ہر زمانہ میں دلیل ٹھہرتے ہیں۔" (الحکم ۲۴ مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۵)

(۳) "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے برکات اور فیوض ابدی ہیں اور ہر زمانہ میں آپؐ کے فیض کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ اسی لئے آپ کو زندہ نبی کہا جاتا ہے اور حقیقی حیات آپؐ کو حاصل ہے۔" (الحکم ۱۰ اگست ۱۹۰۲ء)

(۴) "ہم اپنے خدائے پاک ذوالجلال کا کیا شکر کریں کہ اس نے اپنے پیارے نبی محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت اور پیروی کی توفیق دے کر اور پھر اس محبت اور پیروی کے روحانی فیضوں سے جو سچا تقوےٰ اور سچے آسمانی نشان ہیں کامل حصہ عطا فرما کر ہم پر ثابت کر دیا کہ وہ ہمارا پیارا برگزیدہ نبی فوت نہیں ہوا بلکہ وہ بلند تر آسمان پر اپنے ملیک مقتدر کے دائیں طرف بزرگی اور جلال کے تخت پر بیٹھا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ (تریاق القلوب صفحہ ۵،۶)

جامعہ نصرت (برائے خواتین) ربوہ میں داخلہ

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں گیارہویں کلاس (آرٹس) کا داخلہ ۹ جون ۱۹۶۴ء سے شروع ہوگا اور دس روز تک جاری رہے گا۔ درخواستیں مجوزہ فارم داخلہ پر (جو کالج آفس سے مل سکتے ہیں) معہ کیریکٹر اور پرووژنل سرٹیفکیٹ، جون تک دفتر ہذا میں پہنچ جائیں۔

انٹرویو روزانہ ۷ بجے صبح سے ۱۰ بجے صبح تک۔ جامعہ نصرت میں طالبات کو پرسکون ماحول اور اسلامی فضا میں تعلیم دی جاتی ہے مستحق اور ہونہار طالبات کے لئے وظائف اور فیس کی مراعات موجود ہیں۔

بفضل ایزدی نتائج نہایت اعلیٰ اور شاندار ہیں۔ گزشتہ برس مس فیروزہ فائزہ ایف۔اے Humanities Group کی تمام کامیاب طالبات میں فرسٹ آئیں اور Talented Women's Scholarship حاصل کی۔

ہوسٹل کا تسلی بخش انتظام موجود ہے اور اخراجات دیگر کالجوں سے بہت کم ہیں۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنی بچیوں کو اس اعلیٰ تعلیمی ادارہ میں داخل کروائیں۔ (پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۰ مئی ۶۲ء

مسلمانوں کے حالات کس طرح بدل سکتے ہیں

(قسط ۲)

اس کے بعد فاضل مقالہ نگار "خدا کی مدد کب آتی ہے" کے زیر عنوان وہ قرآنی نسخہ پیش کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی نصرت کو کھینچ لینا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:۔

"جہاں تک میں سمجھتا ہوں اس سوال کا جواب قدیم حاملین کتاب الٰہی کے واقعات میں ہے فرعون کے زمانے میں مصر میں بنی اسرائیل کے حالات اس کو پڑھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ہم آج اس ملک میں ٹھیک انہیں حالات سے دوچار ہیں۔ ہماری موجودہ زندگی بنی اسرائیل کی مصری زندگی سے بہت ملتی جلتی ہے۔ اس لئے بنی اسرائیل کو اس وقت جو حل بتایا گیا تھا وہی اس وقت ہمارے مسئلہ کا بھی حل ہے۔ انہوں نے اپنے معاملے میں جس طرح خدا کی مدد حاصل کی تھی اسی طرح ہم بھی آج اپنے آپ کو خدا کی مدد کا مستحق بنا سکتے ہیں جب فرعون نے یہ فیصلہ کیا کہ بنی اسرائیل کی نسل سرزمین مصر سے ختم کر دی جائے اور ان پر سخت ترین مظالم ڈھانے شروع کئے تو ان کے پیغمبر کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے جو حل انہیں بتایا تھا وہ یہ تھا۔

قال موسیٰ لقومہ استعینوا
باللہ واصبروا ان الارض
للہ یورثھا من یشاء من
عبادہ ط والعاقبۃ للمتقین
قالوا اوذینا من قبل ان
تاتینا ومن بعد ما جئتنا ط
قال عسیٰ ربکم ان یھلک
عدوکم ویستخلفکم فی
الارض فینظر کیف تعملون ہ

(اعراف ۱۲۹ - ۱۲۸)

موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اللہ سے مدد مانگو اور صبر کرو۔ ملک اللہ کا ہے وہی جس کو چاہتا ہے اس کا مالک بنا دیتا ہے۔ اور انجام تو صرف متقیوں کے لئے ہے۔ بنی اسرائیل کے لوگوں نے کہا تمہارے آنے سے پہلے بھی ہم ستائے جا رہے تھے اور تمہارے آنے کے بعد بھی ستائے جا رہے ہیں۔ پیغمبر نے جواب دیا قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے دشمن کو ہلاک کر دے اور زمین کا اقتدار تم کو عطا کرے۔ پھر دیکھے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔

یہ الفاظ کسی تاریخ کی کتاب کے نہیں ہیں بلکہ خدا کی کتاب قرآن کے ہیں جو قیامت تک کے لئے ہدایت نامہ بنا کر آیا ہے جو اس لئے نازل ہوا ہے کہ اس کو ماننے والے اس سے اپنے تمام سوالات کا جواب معلوم کریں۔ ان الفاظ میں دراصل کائنات کا مالک ہم کو ایک پیغام دے رہا ہے۔ یہ سابق حاملین کتاب کی سرگزشت کی صورت میں موجودہ حاملین کتاب کے مسئلے کا حل ہے جو قرآن میں ہمیں بتایا گیا ہے۔

اس اقتباس میں بنی اسرائیل کے قومی مسئلے کا جو حل بتایا گیا ہے وہ دو نکات پر مشتمل ہے استعانت باللہ اور صبر۔ ٹھیک یہی بات سورۂ یونس میں بھی کہی گئی ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ وہاں استعانت باللہ اور صبر کے بجائے اقامت صلوٰۃ اور توکل کے الفاظ ہیں۔ یہ دونوں لفظ بظاہر دو قسم کے ہیں مگر وہ حقیقتاً بالکل ایک ہیں۔ استعانت باللہ دراصل نماز کا روح ہے اور صبر و توکل ایک ہی حقیقت کے اظہار کے لئے دو ہم معنی الفاظ ہیں اس دوسرے مقام پر اسی کے ساتھ انہیں یہ بشارت بھی دی گئی ہے کہ اگر تم نے اس پروگرام پر عمل کیا تو یقیناً تمہارے لئے خدا کی طرف سے "رزق طیب" اور "مبوء صدق" کا انتظام کیا جائے گا"

(ماہنامہ الفرقان لکھنؤ صفحہ ۴۰ - ۴۱)

یہ مقالہ اتنا دلچسپ ہے کہ دل چاہتا ہے کہ تمام کا تمام یہاں نقل کر دیا جائے مگر افسوس ہے۔ مقالہ کافی طویل ہے اور اس کی یہاں گنجائش نہیں ہے۔ فاضل مقالہ نگار نے اس کے بعد مسلمانوں کے موجودہ حالات اور ان کے دینی موقف کو صراحت سے بیان کیا ہے اور بتایا ہے کہ حالات نہایت نازک ہو چکے ہیں اور اگر تبدیلی نہ ہوئی تو تباہی ضرور کا ہے تاہم یہاں آخری پیرا ہم نقل کر دیتے ہیں:۔

"آپ کہیں گے کہ یہ حل جو تم ہم کو بتا رہے ہو وہ تو عجیب ہے کیونکہ ہمارے سامنے تو سیاسی اور تمدنی مسئلے ہیں اور تم ہم کو صبر اور تعلق باللہ کی تعلیم دے رہے ہو۔ مگر اس خدا کی قسم جس نے قرآن نازل کیا اور زمین و آسمان کو پیدا کیا۔ اگر اس ملک کے مسلمان ایک بار بھی فی الواقع اس کا ثبوت دیدیں اگر وہ دکھا دیں کہ خدا کے دین پر قائم رہنے کے لئے وہ ہر قسم کی قربانیاں دینے کے لئے تیار ہیں تو صبح کی شام بھی نہ ہونے پائے گی کہ خدا کے فرشتے خدا کی مدد لے کر آسمان سے اتر پڑیں گے۔ اور آپ کے سارے مسئلے اسی طرح حل ہو جائیں گے۔ گویا کہ وہ تھے ہی نہیں۔

خدا کی خدائی آج بھی ظاہر ہو سکتی ہے بشرطیکہ ہم اپنی بندگی ظاہر کرنے کے لئے تیار ہوں۔"

(ایضاً صفحہ ۵۶)

فاضل مقالہ نگار نے بات اس مقام تک پہنچا دی ہے جہاں سے آگے ہم کچھ اپنی طرف سے عرض کرنا چاہتے ہیں۔ اوّل یہ کہ یہ مسئلہ صرف بھارتی مسلمانوں کا ہی خاص نہیں ہے بلکہ تمام دنیا کے مسلمانوں کا مشترکہ مسئلہ ہے اور حالات کی شدت مختلف ممالک میں ایک معیار تک پہنچی ہوئی ہے اور یہ حالات ایسے ہیں جو یہ تقاضا کر رہے ہیں کہ مسلمان ہمہ تن التجا بن کر اپنے رب کے حضور گر پڑیں اور گڑگڑا گڑگڑا کر الٰہی نصرت کے لئے دعائیں کریں۔

دوسری بات یہ ہے کہ فاضل مضمون نگار نے یہودیوں وغیرہ کے حالات قرآن کریم سے پیش کر کے مسلمانوں کو تلقین فرمائی ہے مگر قرآن کریم کے اس حصہ سے استفادہ نہیں کیا جہاں اللہ تعالیٰ نے تو مسلمانوں کو خطاب فرمایا ہے اور بتایا کہ وہ عذاب الیم سے کس طرح چھٹکارا حاصل کر سکتے ہیں۔ ہم یہاں صرف سورہ صف کی طرف توجہ مبذول کرانا چاہتے ہیں۔ یہ تمام سورۃ آج کے مسلمانوں کو مخاطب کر کے کہی گئی ہے اور کہنا چاہیئے کہ فاضل مضمون نگار نے دراصل اسی عظیم سورۃ کی تفسیر اپنے مقالہ میں بیان کی ہے مگر اس میں سے کچھ باتیں چھوٹ گئی ہیں۔ فاضل مقالہ نگار کا یہ کہنا درست ہے کہ الٰہی نصرت کیلئے اس کی صحیح طلب نہایت ضروری ہے مگر سوال یہ ہے کہ کیا آج مسلمانوں کے حالات اس امر کا تقاضا نہیں کر رہے کہ جس طرح بنی اسرائیل کی مدد کو وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ پہنچا تھا۔ اسی طرح آج وہ مسلمانوں کی نصرت کے لئے بھی پہنچے۔ ہم پھر یہ عرض کرتے ہیں کہ قوم کو اپنے حالات بدلنے کے لئے قربانیاں دینی لازمی ہیں لیکن ایسا جب ہی ہو سکتا ہے جب قوم کو حق الیقین پیدا ہو جائے کہ ایسا کرنے سے واقعی ان کی حالت بدل جائے گی۔ اس لئے سب سے اہم سوال یہ ہے کہ کیا موجودہ حالات میں مسلمانوں کو حق الیقین پیدا کرنے کے لئے کسی مدد کی ضرورت ہے یا نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لا تدرکہ الابصار وھو
یدرک الابصار۔

یعنی انسان اپنے حواس سے اللہ تعالیٰ کو پا نہیں سکتا بلکہ اللہ تعالیٰ خود اس کے حواس پر نازل ہوتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

انا نحن نزلنا الذکر و
انا لہ لحافظون۔

یعنی ہمیں نے قرآن کریم نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

دنیا میں کوئی تحریک کامیاب نہیں ہوتی جب تک اس کے چلانے والوں کو اس پر حق الیقین نہ ہو۔ دور جانے کی ضرورت نہیں آپ بائیسکل پر بھی کبھی سوار نہ ہوں جب تک آپ کو حق الیقین نہ ہو کہ آپ اس پر سوار ہو سکتے ہیں۔ دنیا کے معمولی معمولی کاموں میں آپ اسی اصول کو کارفرما دیکھتے ہیں۔ اسلئے ظاہر ہے کہ ایک قوم جو اللہ تعالیٰ سے مدد خواہ ہوتی ہے اس کے لئے پہلی شرط یہی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر حق الیقین رکھتی ہو۔ ایک مسلمان خواہ وہ بھارت باسی ہو یا کسی اور ملک کا رہنے والا الٰہی نصرت ضرور چاہتا ہے مگر مشکل یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ہی متزدد ہو چکا ہوتا ہے۔

ضروری درخواستِ دعا

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

مکرمہ مسعودہ بیگم منصور احمد صاحب بریڈ فورڈ لنڈن نے اپنے والد محترم شیخ مسعود احمد رشید صاحب مرحوم کی طرف سے فضل عمر ہسپتال ربوہ کے لئے ایک چھوٹا [illegible] پریشر سٹیریلائزر عطیہ بطور صدقہ جاریہ بھجوایا ہے جزاھا اللہ احسن الجزاء۔

احباب سے درخواست ہے کہ مکرم شیخ مسعود احمد رشید صاحب مرحوم کے بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

نیز مکرمہ مسعودہ بیگم صاحبہ اپنی والدہ محترمہ اور اپنے خسر مکرم چوہدری کرامت اللہ صاحب آف کراچی (جو بہت عرصہ سے زیادہ بیمار ہیں) کی صحت و عافیت کے لئے بھی دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

خاکسار
مرزا منور احمد
چیف میڈیکل افیسر فضل عمر ہسپتال - ربوہ

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

مغربی نائیجیریا میں تبلیغِ اسلام

مختلف جماعتوں کا دورہ۔ تبلیغی اور تربیتی تقاریر۔ لٹریچر کی وسیع اشاعت

متعدد افراد کا قبولِ اسلام

مکرم منیر احمد صاحب عارف مبلغ نائیجیریا بتوسط وکالت تبشیر

خدا تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ اس نے اس عاجز کو دوسری دفعہ پھر اسلام کی تبلیغ کا موقعہ عنایت فرمایا ہے الحمد للہ

خاکسار مورخہ ۲۲ جنوری کو کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہو کر اسی دن نائیجیرین وقت کے مطابق شام کے سات بجے لیگوس کے ہوائی اڈہ پر پہونچ گیا۔ ہوائی اڈہ پر مکرم مولوی نسیم سیفی صاحب امیر جماعت ہائے نائیجیریا اور مکرم چوہدری رشید الدین صاحب مبلغ نائیجیریا معہ چند احمدی احباب کے تشریف فرما تھے۔ یہ دن رمضان المبارک کے دن تھے محترم امیر صاحب کے ارشاد کے ماتحت یہ ایام لیگس ہیڈکوارٹر میں گزارے گئے۔ اور ان ایام میں گاہے گاہے نماز تراویح اور دیگر نمازوں میں امامت کے فرائض سرانجام دیتا رہا۔

عید الفطر کے بعد جماعت احمدیہ لیگوس نے ایک دعوت استقبالیہ کا اہتمام کیا۔ چونکہ محترم امیر صاحب نے خاکسار کی تعیناتی مغربی نائیجیریا کے لئے فرمائی تھی۔ اس لئے خاکسار مورخہ ۲۱ فروری کو وہاں کی جماعتوں کے دورہ کے لئے روانہ ہوا

(۱) Ijebu Ode۔ یہ شہر لیگوس سے ۶۵ میل دور ہے۔ اس کے ارد گرد تین مختلف مقامات پر جماعتیں قائم ہیں لیکن یہاں کی جماعت بڑی جماعت ہے اس لئے اس کو وہاں کے لئے مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ خاکسار نے زیادہ عرصہ اس شہر میں قیام کیا۔ اس جماعت کی تربیت کے لئے روزانہ صبح و شام مسجد میں درس قرآن مجید و حدیث دیا جاتا رہا۔ درس کے بعد احباب کے مختلف رنگ کے سوالات کے جوابات دیئے جاتے رہے۔ اس شہر میں مختلف مقامات پر چھ لیکچر دینے کا موقعہ میسر آیا۔ جن میں سے دو لیکچر تو دو کالجوں مسلم کالج۔ انصار الدین ٹیچر ٹریننگ کالج میں ہوئے۔ لیکچروں کے بعد طلباء اور اساتذہ نے اپنی اپنی خواہش کے مطابق سوالات دریافت کئے۔ لیکچر ختم ہونے کے بعد پرنسپل کالج نے نہایت عمدہ پیرائے میں خاکسار کا شکریہ ادا کیا اور آئندہ کے لئے بھی مزید لیکچر کی خواہش کا اظہار کیا۔ ان لیکچروں کے بعد طلباء کو لٹریچر بھی دیا گیا۔ تاکہ وہ مزید دینی معلومات حاصل کریں۔

باقی چار پبلک لیکچر تھے جو شہر کے مختلف مقامات میں دیئے گئے۔ یہ لیکچر عموماً شام کو ۸ بجے شروع کئے جاتے لیکچروں کے بعد سلسلہ سوال و جواب بعض اوقات رات کے گیارہ بجے تک جاری رہا۔ ان تمام لیکچروں کے بعد لٹریچر دیا جاتا رہا۔ اس جگہ دو آدمی بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

(۲) EPE یہ جگہ Ijebu Ode سے قریباً ۲۲ میل دور ہے۔ یہاں بھی اچھی خاصی جماعت ہے اور خوبصورت مسجد ہے۔ یہاں کا دورہ کیا گیا۔ پانچ دن تک قیام کیا گیا۔ اس عرصہ میں جماعت کو تربیتی اور تعلیمی امور کی طرف توجہ دلائی۔ اور جمعہ کے روز خطبہ میں مختلف دینی امور پر روشنی ڈالی Epe میں ایک پبلک لیکچر دیا گیا۔ اور سامعین کے سوالات کے جوابات دیئے۔ اور ان میں لٹریچر تقسیم کیا۔ بہت سے افراد کو انفرادی رنگ میں بھی تبلیغ کی گئی۔ اس جگہ تین افراد بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو استقامت بخشے۔

(۳) Ilamo یہ قصبہ Ijebu Ode سے ۱۸ میل دور ہے۔ Epe سے واپس آکر اس جگہ کا پروگرام بنایا گیا۔ وہاں جاکر جماعت کی خواہش اور حالات کے مطابق ایک پبلک لیکچر کا پروگرام بھی بن گیا۔ چنانچہ اس کے لئے اتوار کا دن مقرر کیا گیا۔ اتوار کے روز جماعت Ijebu Ode کے کچھ افراد جن میں چار چھوٹے بچے بھی تھے کو ساتھ لے کر لیکچر کے لئے وہاں گیا۔ لیکچر عصر سے لے کر مغرب تک جاری رہا۔ بعد میں لوگوں نے بہت سے سوالات پوچھے

(۴) Iwopin یہ جگہ Ijebu Ode سے قریباً ۲۸ میل دور ہے۔ مورخہ ۲ اپریل کو یہاں کا پروگرام تھا۔ یہ جگہ سمندر میں ایک جزیرہ ہے۔ اور کشتی کے ذریعہ وہاں جانا پڑتا ہے۔ اس جگہ ۶ گھر احمدیوں کے ہیں۔ صرف ایک رات کے قیام کا ارادہ تھا اس لئے جاتے ہی پہلے وہاں کے چیف اور اسسٹنٹ چیف سے ملاقات کی۔ ان کو تبلیغ کی اور لٹریچر دیا۔ انہوں نے شکریہ کے ساتھ وہ لٹریچر قبول کیا۔

شام کو نماز عشاء کے بعد پھر ایک اور پبلک لیکچر دیا۔ جس کے بعد سامعین کے سوالات کے جوابات بھی دیئے اور ان کو لٹریچر بھی دیا گیا۔ رات کے گیارہ بجے یہ کارروائی ختم ہوئی۔ دوسرے روز صبح ۹ بجے کے قریب دو پادری صاحبان آئے جو الگ الگ دو چرچوں کے ہیڈ بھی تھے۔ انہوں نے آتے ہی مجھ سے دریافت کیا کہ سنا ہے آپ Jesus Christ (عیسےٰ علیہ السلام) کی طبعی موت کے قائل ہیں۔ میں نے کہا کہ ہاں میں اس بات کا قائل نہیں کہ عیسےٰ علیہ السلام صلیب پر فوت ہوئے تھے۔ کہنے لگے آپ کے قرآن پر ہم ایمان نہیں رکھتے۔ آپ بائیبل سے ثابت کریں کہ وہ صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ میں نے جواباً کہا آپ کے جواب کے مطابق اگر میں کہوں کہ میں آپ کی بائیبل کو نہیں مانتا۔ اس لئے قرآن مجید سے ثابت کرونگا تو میں حق بجانب ہوں۔ لیکن چونکہ آپکی خواہش ہے کہ بائیبل سے ثابت کیا جائے اس لئے میں اب بائیبل سے ہی ثابت کر دیتا ہوں۔ چنانچہ ابھی ایک دو حوالے بائیبل کے نکلوائے تھے کہ ایک پادری کسی کام کا بہانہ بنا کر اٹھ کر چلا گیا۔ دوسرا استقامت سے بیٹھا رہا۔ آخر اس نے کہا کہ یہ سب باتیں مجھے آج بائیبل سے معلوم ہوئی ہیں۔ اس نے کہا میں پہلے مسلمان تھا بعد میں عیسائی ہو گیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بائیبل کی پیشگوئیاں سنکر بہت متاثر ہوا۔ میرے کہنے پر کہ اب آپکو چاہیئے کہ اسلام پر غور کریں۔ اس پر انہوں نے کہا کہ یہ کام اب میرے لئے مشکل ہے کیونکہ میں چرچ میں ملازم ہوں۔ اسکو لٹریچر بھی دیا گیا۔

شام کو چار بجے میری واپسی کا پروگرام تھا۔ جب کشتی پر سوار ہونے کے لئے آیا تو وہاں بھی چند عیسائی مسافر تھے ان سے بھی سلسلہ گفتگو شروع ہوا اور یہ گفتگو مذہبی رنگ میں تبدیل ہو گئی۔ کشتی دو گھنٹہ لیٹ آئی اس عرصہ میں اُن مسافروں کو تبلیغ کرتا رہا۔ آہستہ آہستہ سامعین کی تعداد ساٹھ ستر سے زائد ہو گئی۔ اب خوب سوال و جواب ہوئے۔ لیکن یہ تبلیغی سلسلہ وہیں ختم نہ ہوا بلکہ کشتی میں دیگر مسافروں کو بھی شامل کر کے جاری رہا یہاں تک کہ رات کو ساڑھے ۱۰ بجے ہم دوسرے کنارے کے قصبہ E.P.E میں پہنچ گئے۔ کشتی کے مسافروں میں بھی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ رات E.P.E میں ٹھہر کی اور دوسرے دن بارہ بجے کے قریب واپس Ijebu Ode پہنچ گیا۔

۵۔ Mojoda۔ یہ جگہ Ijebu Ode سے قریباً ۱۸ میل دور ہے اس جگہ کوئی نہیں ہے ایک احمدی دوست کی کوشش سے وہاں لیکچر کا وقت مقرر کروایا گیا۔ چنانچہ ۱۰ اپریل کو خاکسار معہ چار احمدیوں کے عصر کے وقت وہاں پہنچا۔ پروگرام کے مطابق لیکچر شروع ہوا۔ اور بعد میں لوگوں نے سوالات پوچھنے شروع کئے۔ سوالات اس قدر پوچھے گئے کہ یہ کارروائی رات دس بجے تک جاری رہی۔ لوگوں کو لٹریچر دیا گیا۔ اس لیکچر میں تمام دیگر لیکچروں سے زیادہ تعداد سامعین کی تھی۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ قصبہ کے تمام مرد و عورتیں اور بچے جمع ہو گئے ہیں۔ ہمارے رخصت ہونے کے وقت انہوں نے ہمارا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ہمارے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ہمارے دلوں میں ہدایت بھر دے اور ہمیں یقین ہو جائے کہ یہی سچائی ہے جس کے قبول کئے بغیر اب چارہ نہیں۔

اس تمام علاقے میں جہاں جہاں مجھے دورہ کرنے کا موقعہ ملا ہے مَیں نے دیکھا ہے کہ لفظ "احمدی" کی بہت قدر ہے۔ دوسرے مسلمان بھی ہیں لیکن عیسائیوں اور دیگر مسلمانوں میں احمدی کی عزت زیادہ ہے۔ خواہ مسلمان ہوں یا عیسائی احمدیوں کی تعریف کرتے ہیں۔ ایک دن مَیں مسلمانوں کی ایک مسجد کے قریب سے گزر رہا تھا اور وہاں دو مولوی بیٹھے تھے اور بچوں سے دعائیہ فقرات دہرا رہے تھے۔ مجھے دیکھکر یوں کہنا شروع کیا کہ یہ احمدی مبلغ جا رہا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کے کاموں میں برکت ڈالے اور اس کو کامیابی دے اور اس کو صحت و تندرستی سے رکھے۔

یہ تمام کام خدا تعالیٰ کا ہے اور وہ خود ہی ایسے سامان پیدا کر رہا ہے ہم تو محض ایک آلہ ہیں۔ اور خوش قسمت ہیں ہم کہ جن کو احمدیت کی بدولت یہ عزت حاصل ہے۔ خدا تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں میں برکت ڈالے اور ان لوگوں کی آنکھیں کھولے تا یہ لوگ احمدیت میں داخل ہو کر اس میں خود بھی حصہ دار بن جائیں۔

شذرات

شیخ خورشید احمد

انبیاء کیوں مبعوث ہوتے ہیں؟

ہفت روزہ دعوت لاہور میں مولینا سید محمد میاں صاحب سابق ناظم جمعیۃ علماء ہند کا ایک مضمون قسط وار شائع ہو رہا ہے۔ اسمیں مولینا انبیاء کی بعثت کے مقصد پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا مقصد یہ تھا کہ وہ ان سوالات کو حل فرمائیں جو الہیات۔ روحانیات اور اخلاقیات۔ عقائد اور ان مسائل کے بارے میں تھے جس کا تعلق مغیبات اور مابعد الطبیات سے تھا۔ جن کی حقیقت تک انسان کا فکر نہیں پہنچ سکتا تھا۔ اور اگر کسی صورت سے قیاس و تخیل کی رسائی اس بام تک ہو بھی جاتی تو یقین کی روشنی اور وہ اطمینان جو ایک باخبر مبصر کو میسر آسکتا ہے اس قیاس و تخیل کو میسر نہیں آسکتا تھا۔"

(دعوت ۸ رمئی ۶۴ء)

گویا مولینا کے نزدیک انبیاء کی بعثت کا مقصد الہیات۔ روحانیات۔ اخلاقیات اور عقائد وغیرہ کے بارہ میں انسانی ذہن میں پیدا ہونے والے سوالات کو حل کرنا اور ان کو یقین کی روشنی سے معمور کرنا ہے ـــــ اگر یہ مقصد واقعی درست ہے تو پھر یقیناً ہر زمانہ میں اور ہر دور میں بعثت انبیاء کی ضرورت محسوس ہوتی ہے کیونکہ ہر زمانہ میں ہی ان امور کے بارہ میں نت نئے سوالات انسانی ذہن میں پیدا ہوتے رہتے ہیں۔... بالخصوص موجودہ زمانہ میں تو طرح طرح کے نئے سوالات انسانی دل و دماغ میں بہت زیادہ الجھنیں پیدا کر رہے ہیں اور وہ یقین کی روشنی کا پہلے سے بھی زیادہ محتاج ہے۔

ہر زمانہ میں بعثت انبیاء کی اس ضرورت کو مولینا سید محمد میاں صاحب نے بھی محسوس کیا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:۔

"بعثت انبیاء علیہم السلام کے اس بلند ترین مقصد کو سامنے رکھنے کے بعد یا تو سلسلہ نبوت ہمیشہ کے لئے باقی اور جاری مانا جائے تاکہ جب بھی ایسے سوالات پیش آئیں نبی کی حقیقت افروز وحی اس کا اطمینان بخش حل پیش کر دے اور اگر سلسلہ نبوت کو ختم مانا جاتا ہے تو لازمی طور پر تسلیم کرنا پڑے گا کہ الہیات۔ روحانیات اور اخلاقیات کے باب میں جسقدر سوالات پیدا ہو سکتے تھے وہ سب سامنے آچکے ہیں۔...

...لیکن اس عجیب و غریب دعوے کے بعد نہایت پیچیدہ اور حیرت انگیز سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا روحانیت اور اخلاقیات کے باب میں تمام سوالات جو اصولی اور بنیادی نوعیت کے ہوں وہ سب سامنے آچکے ہیں؟......

کیا واقعی یہ ترقی پذیر دنیا جسکی ایجادات ہر دم اور ہر لحظ عقل انسانی کو مبہوت اور ششدر کر دیتی ہے۔ روحانیت کے باب میں کوئی نیا سوال نہیں پیدا کر سکتی جس کا جواب ہمارے پاس نہ ہو؟

اس عبرت ناک اور مرعوب کن سوال کا جواب دیتے ہوئے زبان لڑکھڑاتی ہے اور نوک قلم پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے مگر قرآن کریم نہایت بلند آہنگی اور پوری عالی حوصلگی سے گرجتا ہے کہ گھبراؤ نہیں پس و پیش نہ کرو۔ کہدو اور پکار کر کہدو کہ ہمارے پاس جواب ہی نہیں بلکہ صحیح اور نہایت صحیح جوابات کا بھرپور خزانہ موجود ہے۔ قرآن حکیم کہتا ہے بہت ممکن ہے کہ تمہارے علم کا کشکول اس کے جواب سے خالی ہو مگر آیات کتاب اللہ کی کشکول میں اس کا جواب موجود ہے۔"

(دعوت ۸ رمئی ۶۴ء)

یہ طویل حوالہ ہم نے اس لئے نقل کیا ہے کہ تا قارئین اندازہ لگا سکیں کہ بعثت انبیاء کے مقصد کو متعین کرنے کے بعد مضمون نگار کے ذہن میں (مسئلہ نبوت کے بارہ میں اپنے عقیدہ کی وجہ سے) جو الجھن پیدا ہوئی اسے انہوں نے کس طرح دور کرنے کی کوشش کی ہے اور کس طرح اس کوشش میں بقول خود ان کی "زبان لڑکھڑاتی ہے اور نوک قلم پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے"۔

بلاشبہ یہ درست ہے (اور یہ ہر احمدی کا محکم یقین اور ایمان ہے)، کہ روحانیات۔ اخلاقیات وغیرہ تمام روحانی اور دینی مسائل کے متعلق ہر پیش آمدہ سوال کا بہترین اور ناقابل تردید جواب قرآن پاک میں موجود ہے لیکن غور طلب امر یہ ہے کہ اگر ہر سوال کے جواب کے لئے قرآن پاک ہی کافی تھا تو پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت سرور کائنات خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو کیوں مبعوث کرنا ضروری سمجھا؟ کیا صرف قرآن ہی کافی نہیں تھا؟ حق یہ ہے کہ اگر انبیاء کی بعثت کا مقصد محض سوالات کا جواب مہیا کرنا ہوتا تو یہ غرض تو قرآن حکیم کے نزول سے بھی پوری ہو سکتی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کے نزول کے ساتھ ہی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود میں قرآنی تعلیمات کا ایک زندہ اور مجسم نمونہ بھی دنیا کے سامنے پیش کرنا ضروری سمجھا اس طرح واضح کر دیا کہ ایک زندہ اور عملی نمونہ کی احتیاج اور ضرورت کو پورا کرنا ہی انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی سب سے بڑی غرض ہوتی ہے اور انبیاء علیہم السلام ہی آسمانی کتاب میں سے پیش آمدہ سوالات کے تسلی بخش جوابات اخذ کرنے اور بیان کرنے کے سب سے زیادہ اہل ہوتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ گو قرآن کریم مکمل ترین اور آخری شریعت ہے اور گو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اوّلین اور آخرین کے سردار و سرتاج ہونیکی حیثیت سے بلاشبہ خاتم النبیین ہیں لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور پیروی کا کامل نمونہ دکھلانے والے آسمانی مصلحین اور ماموروین کی آج بھی ضرورت ہے۔ قرآن پاک بلاشبہ ہر پیش آمدہ سوال کا جواب مہیا کر سکتا ہے لیکن یقین اور اطمینان کی روشنی پانے کے لئے آج بھی ایسے مقدس وجودوں کی ضرورت ہے جو اپنے عملی نمونہ سے قرآن پاک کے احکام پر عمل کر کے دکھائیں اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور اتباع کا نمونہ پیش کر کے پھر پیش آمدہ سوالات اور الجھنوں کو حل کر کے دکھائیں۔

فلپائن میں اسلامی کتب کی مانگ

روزنامہ "مشرق" لاہور میں "فلپائن میں اسلامی کتب کی مانگ" کے زیر عنوان یہ اطلاع شائع ہوئی ہے کہ

"فلپائن میں اسلامی ادارہ کے ڈائرکٹر حاجی صلاح آر پانے قلات کے ممتاز عالم دین قاضی عبدالصمد کو ایک خط بھیجا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ فلپائن میں قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ اور دینیات کی دوسری کتب کی بہت مانگ ہے کیونکہ فلپائن کے عوام اسلام کے بارے میں اپنی معلومات میں اضافہ کرنا چاہتے ہیں"۔

(مشرق ۹ رمئی ۶۴ء)

فلپائن میں اسلامی کتب کی مانگ کو قلات کے قاضی عبدالصمد صاحب نے کس حد تک پورا کیا؟ یہ تو ہمیں علم نہیں لیکن تبلیغ اسلام کے بارہ میں مسلمانوں میں جو عام غفلت اور جمود طاری ہے اس کو دیکھتے ہوئے یہ توقع بہت ہی کم کی جا سکتی ہے کہ وہ فلپائن کے عوام کی اس مانگ کو پورا کر سکیں گے۔ البتہ یہ خبر جماعت احمدیہ کے لئے ضرور توجہ طلب ہے جو اپنی بساط کے مطابق دنیا بھر میں تبلیغ اسلام کا فریضہ کامیابی کے ساتھ ادا کر رہی ہے۔

اس خبر سے واضح ہو جاتا ہے کہ دنیا اسلام کی پیاسی ہے اور فرشتے خود لوگوں کے قلوب کو اسلام کی طرف مائل کر رہے ہیں۔ ان حالات میں ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم پہلے سے بھی زیادہ مستعدی کیساتھ تبلیغ اسلام کی طرف توجہ دیں اور تحریک جدید کے نظام کو ـــــ جس کے ذریعہ اکناف عالم میں اسلام کی اشاعت ہو رہی ہے ـــــ مضبوط سے مضبوط تر کرنے کی کوشش کریں۔

ایک درست مشورہ

ماہنامہ الرحیم حیدرآباد میں ایک صاحب کا ایک خط شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے مسلمان علماء کو ایک نہایت صحیح اور درست مشورہ دیا ہے وہ لکھتے ہیں:۔

"آپ نے مارچ کے شذرات میں علمائے دین کو حکومت کا سیاسی حریف بننے سے روکا ہے۔ میرے نزدیک یہ صحیح ترین بات اور مشورہ ہے لیکن ہے یہ کام ذرا مشکل..... اگر یہ علماء دین کے نام سے کسی حکومت کو الٹ بھی دیں تو اس کے بعد ان کی جو حکومت ہوگی وہ کبھی دینی نہیں ہو گی.....

..... وہ دین کے نام سے جو حکومت بنائیں گے وہ لادینی ہوگی کیونکہ محض ایک حکومت کو دینی کہنے سے وہ دینی تو نہیں ہو جائے گی۔ اسلام اگر کبھی سیاسی طاقت حاصل کر سکتا ہے تو اس کا ایک ہی راستہ ہے اور وہ ہے عبید اللہی راستہ۔

..... مولانا فرماتے تھے کہ حاکم کوئی ہی ہو تمہارا کام اسے اسلام کے اصولوں پر چلانا ہے حکومت کا کوئی کام بھی ہو اسے اسلام کے اصولوں کے مطابق ہونا چاہیئے یہاں پر بلکہ ہر جگہ اسلام کو غالب کر کے دکھاؤ بیشک یہ بڑا صبر آزما اور دیر طلب معاملہ ہے لیکن اس ذہن اور خیال میں سرگرم عمل رہنا جہاد ہے اور اس راہ میں مرنا شہادت ہے..... خدانخواستہ اگر دین کے نام سے علماء حکومت وقت سے متصادم ہوئے تو ان کو تو جو نقصان پہنچے گا وہ تو پہنچے گا ہی اس سے دین کو بھی نقصان ہوگا دین کو سیاست کے وقتی اور ہنگامی شور رشوں میں پڑنے کی ضرورت نہیں"۔ (الرحیم ماہ مئی صفحہ ۵)

یہ ایک نہایت صحیح اور درست مشورہ ہے۔

مراسلہ نگار نے تو اسے "عبید اللہی راستہ" قرار دیا ہے لیکن دراصل یہ اسلامی اور قرآنی راستہ ہے۔ جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے روز اول سے اسی راستہ پر گامزن ہے اور ہمیشہ مسلمانوں کو اسی راستہ پر چلنے کی تلقین کرتی رہی ہے ہمیں خوشی ہے کہ مسلمانوں کے فہیم طبقہ میں بھی اب اس راستہ کی طرف توجہ ہونے لگی ہے۔

آج سے آٹھ سال قبل حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اسی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا تھا کہ:۔

"اسلامی حکومت کا قائم کرنا ہمارے اپنے اختیار میں ہے اسلامی حکومت کسی اور کے بنانے سے نہیں بنتی اگر ہم خود مسلمان ہو جائیں گے تو حکومت بھی اسلامی بن جائیگی..... اگر سب افراد صحیح معنوں میں مسلمان ہوں تو ان سے بنی ہوئی حکومت بہر حال اسلامی ہوگی... ناموں سے کیا بنتا ہے اصل میں تو دل مسلمان ہونا چاہیئے۔ اگر دل مسلمان نہیں تو ظاہر میں تم بے شک السلام السلام کہو اس سے کچھ نہیں بنتا..... پس تم اپنے آپ کو سچا اور مخلص مسلمان بناؤ اور یاد رکھو کہ اسلامی حکومت بنانا تمہارے اپنے اختیار میں ہے تمہیں کون کہہ سکتا ہے کہ نماز نہ پڑھو"

معذرت

آج مورخہ ۲۸ ⁄ ۵ ⁄ ۶۴ کو لاہور سے آمدہ ایک دوست کے خط سے معلوم ہوا ہے کہ کتاب "خلافت معاویہ و یزید" حکومت مغربی پاکستان کی طرف سے دوبارہ ضبط ہو چکی ہے اسکے متعلق پہلے کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی اسلئے ۲۷ ⁄ ۵ ⁄ ۶۴ کے الفضل میں جو تبصرہ اس کتاب پر کیا گیا ہے وہ لاعلمی کی حالت میں شائع ہوا ہے۔ اگر یہ اطلاع درست ہے تو الفضل اس غلطی کے لئے معذرت خواہ ہے۔

(ایڈیٹر الفضل)

حضرت مولانا بقاپوری صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مکرم چوہدری محمد اسحاق صاحب بقاپوری ڈسٹرکٹ ... پشاور

(قسط ۲)

جماعت کی آئندہ نسل کی تربیت کیلئے ہمیشہ فکر مند رہتے۔ اسی غرض سے حیات بقاپوری کی اشاعت کا سلسلہ شروع کیا۔ فرمایا کرتے تھے کہ مدعا یہ ہے تا لوگ میرے حالات پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے پر مائل ہوں۔

تقسیم ہند کے بعد آپ چند مہینے سندھ کے علاقہ کراچی اور تھرپارکر میں مقیم رہے لیکن پھر ۱۹۴۸ء میں میرے پاس لاہور میں تشریف لے آئے۔ اور ۱۹۵۳ء تک ماڈل ٹاؤن میں مقیم رہے اور اسی برس کی عمر ہو جانے پر آپ نے ربوہ میں مستقل سکونت اختیار فرمائی۔ ربوہ سے آپ بہت کم موقع پر باہر تشریف لے گئے ہیں۔ آخری بار ستمبر ۱۹۶۲ء میں پشاور میرے پاس تشریف لائے تھے۔ ۱۹۶۰ء کے بعد سے آپ کی طبیعت میں بہت کمزوری آگئی تھی لیکن ہمت بہت تھی۔ آخری دنوں تک چلتے پھرتے رہے۔ امسال ماہ فروری میں رمضان المبارک کے آخری ایام میں آپ سخت بیمار ہوئے۔ گو وقتی طور پر آپ کی صحت بحال ہو گئی لیکن یہی بیماری آپ کی زندگی کو ختم کرنے کا باعث ثابت ہوئی۔ ہمارا چھوٹا بھائی عزیز مبارک احمد ان دنوں آپ کے پاس تھا اور خدمت کی سعادت حاصل کرتا رہا۔

۴ مارچ بروز اتوار میں آپ کی خدمت میں ربوہ حاضر ہوا۔ آپ کے معائنہ سے معلوم ہوا کہ آپ کے مثانہ کی تکلیف بہت بڑھ چکی ہے۔ خود کوئی تکلیف محسوس نہ کرتے تھے۔ صرف بار بار پیشاب آنے کی شکایت تھی۔ پیشاب کے بند ہو جانے کی تکلیف نہیں ہوئی۔ uraemia کی شکایت ہو چکی تھی اور اس کی علامات ظاہر تھیں۔ آخری ایام میں آپ خدا تعالیٰ کی طرف سے بلاوا آ جانے کا ذکر اپنے ملنے والوں سے اکثر کرتے تھے۔ بیماری کے حالات دیکھ کر پہلے خود اسر گودھا جا کر ڈاکٹروں سے تبادلہ خیالات اور مشورہ کیا۔ اور یہ طے ہوا کہ آپ کو ملٹری ہسپتال لاہور میں بغرض علاج داخل کرا دیا جاوے۔ آپ نے سن کر فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ بھی آخری بار بغرض علاج لاہور ہی گئے تھے۔ پھر اپنی رضامندی دے دی۔ اور علاج کی تفصیلات دریافت فرماتے رہے۔ بعد میں فرمایا اخبار الفضل میں دعا کا اعلان کرا دو۔ ۹ مارچ کی صبح کو میں نے بذریعہ کیتھٹر (Catheter) حضرت کے مثانہ سے پیشاب نکالا جس سے آپ کی طبیعت میں کافی سکون ہوا۔ بعد میں آپ نے ایک دفعہ خود پیشاب بھی کیا۔ شام کے قریب فرمایا۔ مجھے اب کافی آرام ہے تم پشاور ہو آؤ۔ سات آٹھ دن کی تو بات ہے میں لاہور آ گیا۔ لیکن دوسرے دن بروز منگل حضرت والدہ صاحبہ کی طرف سے تار ملا کہ طبیعت ٹھیک نہیں۔ ملٹری ہسپتال میں انتظامات مکمل کر کے میں اسی وقت شفا میڈیکو سے ایمبولنس لیکر ہمراہ خالہ زاد بھائی حکیم نور علی خاں صاحب ربوہ پہنچا اور حضرت کو رات ہی تقریباً تین بجے صبح ۱۳؍ ۱۲ ملٹری ہسپتال لاہور میں داخل کیا۔ ملٹری ہسپتال کے عملہ نے نہایت توجہ اور جانفشانی سے علاج کیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ لیکن جب خدا تعالیٰ کی طرف سے بلاوا آ چکا ہو تو یہ علاج دھرے رہ جاتے ہیں۔ ہسپتال تقریباً ساڑھے تین دن تک آپ کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ میں نے کرنل محمود صاحب سے یہ ذکر کر دیا کہ آپریشن نہ ہونے کا آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے جب کرنل صاحب نے بدھ کے روز آپ سے آپریشن کا ذکر کیا تو آپ نے کوئی تبصرہ نہیں کیا کرنل صاحب نے وہی فیصلہ کیا کہ آپ کا آپریشن نہ کیا جاوے بلکہ ربڑ کی نلکی (Catheter) مثانہ میں داخل کر کے اندر ہی رہنے دی جاوے تاکہ پیشاب ہر وقت خارج ہوتا رہے۔

بروز بدھ ۱۴ مارچ کا ذکر ہے تقریباً دس بجے صبح مجھے بلا کر اپنے پاس چارپائی پر بٹھا لیا میرے سر اور پیٹھ پر شفقت سے ہاتھ پھیرتے رہے پھر اپنے دونوں ہاتھ دعا کے لئے اٹھا لئے۔ میں سمجھ گیا میرے اور میرے بیوی بچوں کے لئے دعا فرماتے ہیں۔ میں بھی شامل ہو گیا دعا ختم کر کے فرمایا "مبارک ہو"۔ عرض کیا خیر مبارک۔ آپ کو دیکھا تو چہرے پر کشفی حالت نظر آئی۔ پھر فرمایا "مبارک ہو میں پاس ہو گیا ہوں" کچھ دیر بعد فرمایا رقیہ (جو میری بیوی ہیں حضرت مولانا شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ کی نواسی ہیں اور ان سے آپ کو بہت لگاؤ تھا اور وہ آپ کی بہت مدت تک خدمت گذار رہی تھیں) اور بچوں کو دیکھنے کو دل کرتا ہے پھر فرمایا کل جاؤ رقیہ کو لے آؤ۔ حسب ارشاد جمعرات کی رات کو پشاور روانہ ہو گیا۔ اسی اثنا میں مجھے آپ کی وفات کی خبر بذریعہ خواب ہو گئی۔ جب بچوں کو پشاور اور چھوٹی ہمشیرہ کو راولپنڈی سے لیکر ہفتہ کی شام کو لاہور پہنچا۔ تو آپ پر بیہوشی سی طاری ہو چکی تھی اور آپ بات کا جواب نہ دے سکتے تھے۔ برادرم چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب خالد کو کراچی میں نے بروز بدھ تار دے دی تھی تاکہ کم از کم حضرتؓ کی آخری بیماری میں ان کو بھی خدمت کرنے کا موقعہ مل جاوے وہ جمعہ کی صبح کو لاہور پہنچ چکے تھے اور ہفتہ کی شام کو آپ کے پاس موجود تھے۔ برادرم موصوف کو خوش قسمتی سے آپ کے ہوش میں تقریباً ۲۷-۲۸ گھنٹے خدمت کا شرف حاصل ہو گیا۔ بروز اتوار جب میں آپ کی چارپائی کے پاس بیٹھا تھا تو میری کھانسی کی آواز سن کر آپ نے اپنا چہرہ میری طرف موڑا اور اپنا ہاتھ میری طرف بڑھایا مگر بات کا جواب نہ دے سکے البتہ میری موجودگی کے احساس سے آپ کی قبل ازیں کی بے چینی دور کر دی۔ آپ کی بے ہوشی گہری ہوتی گئی۔ حتیٰ کہ ۱۶-۱۷ مارچ کی درمیانی رات آپ کی روح بارہ بج کر بیس منٹ پر جسد عنصری سے پرواز کر گئی انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کی بہت خواہش تھی کہ آخری وقت میں میں ان کے پاس موجود ہوں اور مشیت ایزدی کے تحت آپ کی وفات اس وقت ہوئی جب کہ میں آپ کے سامنے کھڑا آپ کا چہرہ صاف کر رہا تھا برادرم اسمٰعیل صاحب ۱۶ مارچ بروز سوموار ضروری کام کے لئے ربوہ چلے گئے تھے۔

"میں نے تو چپ چپاتے آرام سے
ہی چلے جانا ہے"

"میرا خدا مجھے تکلیف نہیں ہونے دے گا"

یہ تھے وہ الفاظ جو آپ نے کئی بار مجھ سے کہے اور کس قدر صحیح تھے اس بزرگ ہستی کے یہ الفاظ۔ ہم نے خود ان الفاظ کا درست ہونا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا۔ آپ کی وفات کی خبر جماعت کے لئے بہت ہی غیر متوقع تھی جماعت نے اچانک اس خبر کو سنا اور وہ گہرے غم واندوہ میں مبتلا ہو گئی، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ پر اپنے خاص فضل نازل فرمائے اور آپ کے درجات کو جنت الفردوس میں بہت بلند فرماوے آمین

حضرت والد صاحب کی کل اولاد چار لڑکے اور تین لڑکیاں پیدا ہوئیں حضرتؓ کی پہلی بیوی کے بطن سے ایک بیٹا پیدا ہوا تھا اور وہ بچپن میں ہی فوت ہو گیا تھا۔ بقیہ اولاد ہماری والدہ صاحبہ سے ہے بڑی لڑکی ہمشیرہ مبارکہ مرحومہ ۱۹۲۷ء میں فوت ہو گئی تھیں، ہم دو بھائی محمد اسمٰعیل اور محمد اسحاق تو اولاد ہیں، ایک ہمشیرہ بڑی ایک چھوٹی اور ایک بھائی چھوٹا ہے سب کی شادی آپ کی زندگی میں ہوئی اور آپ نے پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں دیکھیں الحمد للہ۔ زندگی کے اس پہلو سے آپ خوش تھے اور اللہ تعالیٰ کا بہت شکر ادا فرمایا کرتے تھے۔

آخر میں میں ان تمام دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو اس غم میں ہمارے شریک ہوئے اور ہمدردی کا اظہار کیا ساتھ ہی حضرت والدہ صاحبہ مدظلہا کی صحت کے لئے بھی دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ وہ ایک عرصہ سے بیمار ہیں اور آج کل میرے پاس ڈرگ میں مقیم ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جلد از جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

تقرر قائمقام امیر ضلع ملتان و امیر حلقہ چونڈہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انتخاب کی منظوری تک کے لئے ڈاکٹر عبدالکریم صاحب کو قائمقام امیر ضلع ملتان اور چوہدری محمد حسین صاحب کو امیر حلقہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ ۶۴-۶۵ء تک کے عرصہ کے لئے منظور فرمایا ہے۔ (ناظر اعلیٰ)

تحصیل وزیرآباد کی تربیتی کلاس

مورخہ ۲۳ تا ۲۴ جون بروز بدھ وجمعرات مجلس خدام الاحمدیہ تحصیل وزیرآباد کی تربیتی کلاس بمقام بہوڑ فانکی منعقد ہوگی جس میں مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر و مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ شمولیت فرمائیں گے۔ تربیتی کلاس کا افتتاح مورخہ ۲۳ جون کو بوقت دس بجے صبح مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب فرمائیں گے ۲۳ جون کو بعد نماز عشاء جلسہ عام بھی ہوگا۔ تمام احباب وخدام واطفال کی شمولیت ضروری ہے طعام ورہائش کا انتظام ہوگا۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ تحصیل وزیرآباد)

انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں میں داخلہ

تعلیم الاسلام انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں میں سال اول اور سال دوم کے طلبہ کا داخلہ میٹرک کے نتیجہ کے فوراً بعد شروع ہو جائے گا انشاء اللہ العزیز۔ آرٹس گروپ کے تمام مضامین کی معیاری پڑھائی اور ہوسٹل میں رہائش کی تمام تر سہولتیں میسر ہیں۔ لاہور بورڈ و ڈویژن میں اس قدر ارزاں تعلیم اور اتنا سادہ ماحول کہیں اور میسر نہیں کمزور ترین طلبہ بھی انشاء اللہ العزیز چند ہفتوں میں فرق محسوس کریں گے۔ ۶۵۰ سے اوپر نمبر لینے والے طلباء کے لئے فیس اور کتابوں کی خاص رعایت ہوگی یہ اطمینان رکھیں کہ گھٹیالیاں میں ہی وہ ادارہ قائم ہے جہاں تعلیمی انہماک میں کوئی چیز مخل نہیں ہوتی جہاں نظر آتا خود ایک کتاب ہے جہاں تقریر و تحریر مصفا آب و ہوا۔ اور خالص ترین اشیاء دستیاب ہوتی ہیں۔ کالج اور ہوسٹل کا تمام خرچ ۵۱ روپے ماہوار ہے۔ پرنسپل۔ ٹی۔ آئی۔ انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں

فہرست عطیہ دہندگان برائے صدقہ علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

(از ۱۲/۴ تا ۵/۶۲/۹)

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب (۶)

محکم الدین صاحب مسن باڈہ سندھ -/۱۰
حکیم خلیل احمد صاحب سیکرٹری مال
جماعت احمدیہ وہاڑی -/۱۰
خان صاحب میاں محمد یوسف صاحب
ماڈل ٹاؤن لاہور -/۱۰۰
چوہدری سلطان احمد صاحب بسرا ربوہ -/۵
شیخ محمد لطیف صاحب شیخوپورہ -/۸
ملک محمود احمد صاحب سیکرٹری مال
جماعت حیدرآباد -/۱۵
ملک محمود احمد صاحب سلطانپورہ لاہور -/۵
قریشی محمد لطیف صاحب لاہور -/۲
ملک محمد شفیع صاحب نوشہروی ربوہ ۵/۵۰
اکونٹنٹ وقف جدید ربوہ -/۳
بابو محمد عالم صاحب سیکرٹری مال
جماعت سرگودھا -/۸
حاجی محمد یعقوب صاحب سیالکوٹ شہر -/۳۰
عبدالسمیع صاحب سیکرٹری مال
جماعت کنری -/۳
قاضی شریف احمد صاحب سیکرٹری مال
ملتان چھاؤنی -/۱۰
قریشی عبدالغنی صاحب مزنگ لاہور ۳/۸۱
ڈاکٹر مسعود احمد صاحب " " -/۲۵
مرزا عبدالقیوم صاحب نوشہرہ چھاؤنی -/۱۰
علی احمد صاحب سیکرٹری مال رسول پور
بجلیاں۔ ضلع سیالکوٹ -/۱۲
مبارک احمد صاحب ہاشمی ایس۔ ڈی۔ او
سکھر -/۱۵
ماسٹر عنایت اللہ صاحب بوریوالہ ملتان -/۲
غلام رسول صاحب سیکرٹری مال
جماعت ملتان شہر -/۳
محمد احمد صاحب قمر سیکرٹری مال
جماعت سیالکوٹ شہر -/۵
فضیلت بیگم صاحبہ احمد پور شرقیہ -/۲۵
حمید احمد صاحب ظفر ایگزیکٹو انجینئر لائلپور -/۵۰
شیخ محمد یوسف صاحب لائلپور -/۱
اہلیہ صاحبہ محمد عبداللہ صاحب لائلپور -/۵
شیخ دوست محمد صاحب شمس " -/۵
علی محمد صاحب سیکرٹری مال جھنگ صدر -/۵
صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ -/۵
نعمت اللہ صاحبہ ثروت چک ۱۱۹
نیاز نگر ضلع منٹگمری ۱/۸۱
حضرت سیدہ ام متین صاحبہ ربوہ -/۱۰
شیخ رحمت اللہ صاحب چنیوٹ -/۵۰
مسٹر اے عظیم صاحب زرائی گنج -/۲۰
مشتاق عالم صاحب روہڑی سیمنٹ ورکس -/۲

میر ناصر صاحب حیدرآباد -/۵
منیر احمد صاحب انجینئر -/۵
محمد خورشید صاحب منٹگمری -/۱
چوہدری فضل احمد صاحب راولپنڈی ۳/۶۲
رشید احمد بھٹی " -/۲
نورالدین صاحب " -/۱
احمدہ بیگم صاحبہ بیگم چوہدری بشیر احمد صاحب
ماڈل ٹاؤن لاہور -/۵۰
خواجہ غلام مصطفےٰ صاحب دہلی -/۱
مشتاق احمد صاحب پنڈی بھٹیاں -/۵
فرخ جہاں بیگم صاحبہ چنیوٹ -/۵۷
مولوی محمد الدین صاحب ناظر تعلیم و تربیت -/۲
غلام رسول صاحب قمر ڈپٹی پوسٹماسٹر ربوہ
سرگودھا ۱۱/۳۱
بھائی شاد صاحب معلم وا اصلاح وارشاد -/۱
چوہدری عبدالواحد صاحب نائب ناظر ربوہ
بیت المال۔ ربوہ ۱/۲۵
چوہدری نواحمد خان صاحب سیکرٹری مال
سول لائن لاہور ۳/۸۱
ڈاکٹر خواجہ احمد صاحب اسلامیہ پارک لاہور -/۵
چوہدری فضل الٰہی صاحب " -/۵
چوہدری نذیر احمد " " -/۱۲
ڈاکٹر عبدالستار صاحب بشیرآباد
چھانگ سندھ -/۹
میاں محمد حسین صاحب سیکرٹری مال
جماعت مردان -/۱۰
عطاء الحق صاحب حق برادرز کوئٹہ
منجانب بشریٰ خانم صاحبہ
مرحومہ اہلیہ خود -/۵۰
چوہدری غلام رسول صاحب ہنجرا
موضع سمند تحصیل چنیوٹ -/۱۰۰
شیخ محمد اکرم صاحب لائلپور -/۱
سید اعجاز احمد صاحب انسپکٹر بیت المال
حال۔ لائلپور -/۱
شیخ دوست محمد صاحب شمس لائلپور -/۵
الحاج نوابزادہ محمد امین صاحب بنوں -/۱۰

دعائے مغفرت

میری والدہ محترمہ بیوہ محمد تاج الدین صاحب چغتائی مورخہ ۵/۱۷ کو رحلت فرما گئی ہیں مرحومہ تقریباً دو ماہ فالج اور بلڈ پریشر کی مرض میں مبتلا رہیں۔ آپ میاں فیملی لاہور کی آخری یادگار تھیں۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ احباب مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔

فیروز الدین چغتائی۔ رحمان پورہ۔ اچھرہ لاہور

پشاور۔ مردان اور نوشہرہ میں اطفال کی تربیتی کلاسیں

اور

یوم والدین کے جلسے

مورخہ ۳ر اپریل کو پشاور کے اطفال احمدیہ کی ہفت روزہ تربیتی کلاس مسجد احمدیہ سول کوارٹرز میں کامیابی کے ساتھ منعقد ہوئی جس میں بچوں کو اہم دینی مسائل سکھائے گئے۔ پشاور اور ملحقہ جماعتوں کے بچوں اور بچیوں نے اس میں کثیر تعداد میں حصہ لیا۔ اس موقعہ پر نظم۔ تلاوت اور تقاریر کے دلچسپ مقابلے ہوئے اور کھیلوں کا بھی انتظام کیا گیا۔ مورخہ ۹ر اپریل وزیر باغ میں بچوں نے پکنک منائی۔ مقابلہ جات میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے بچوں کو انعامات دئے گئے۔

مورخہ ۱۰ر اپریل کو بعد نماز جمعہ مقامی مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام یوم والدین کا جلسہ زیر صدارت چوہدری عبدالحق صاحب قائد علاقائی منعقد ہوا۔ جس میں خدام۔ اطفال اور والدین نے بھی شرکت فرمائی۔ اس موقعہ پر حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا وہ پیغام بھی پڑھ کر سنایا گیا۔ جو آپ نے اس تقریب کے لئے فرمایا تھا۔ اس کے علاوہ جناب صدر صاحب صدر۔ حافظ محمد اعظم صاحب ناظم اطفال اور مکرم شمس الدین صاحب اسلم قائد پشاور اور سید مقبول شاہ صاحب مربی اطفال اور مرکزی نمائندہ شیخ خورشید احمد ایڈیٹر تشحیذ نے بھی اس موقعہ پر تقاریر کیں اور تربیت اطفال کی اہمیت واضح کرتے ہوئے احمدی والدین کو توجہ دلائی کہ وہ خدام الاحمدیہ کے ساتھ اس سلسلے میں تعاون کریں۔ بعد دعا یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ اس موقعہ پر اطفال نے بھی اپنا علمی پروگرام عمدگی کے ساتھ پیش کیا۔

اگلے روز مورخہ ۱۱ر اپریل کو مردان میں اطفال کی تربیتی کلاس وہاں کے قائد مشتاق احمد صاحب کی کوشش سے منعقد ہوئی۔ یہ کلاس دو روز تک جاری رہی۔ حافظ محمد اعظم صاحب اور مکرم چوہدری محمد اجمل صاحب مربی سلسلہ پشاور نے بچوں کو دینی مسائل پڑھائے۔ تلاوت نظم اور تقاریر کے مقابلے ہوئے اور کھیلیں بھی ہوئیں۔

۱۱ر اپریل کو بعد نماز مغرب احمدیہ مسجد مردان میں یوم والدین کا جلسہ زیر صدارت مکرم آدم خان صاحب امیر مقامی منعقد ہوا۔ اس میں پہلے اطفال نے اپنا علمی پروگرام پیش کیا۔ مکرم چوہدری محمد اجمل صاحب مربی سلسلہ۔ چوہدری عبدالحق صاحب قائد علاقائی۔ حافظ محمد اعظم صاحب اور شیخ خورشید احمد صاحب ایڈیٹر تشحیذ اور صاحب صدر نے تقاریر کیں اور مختلف رنگوں میں احباب جماعت کو تربیت اولاد کی طرف توجہ دلائی۔ چونکہ اس جلسہ میں احباب جماعت کی تعداد کم تھی۔ اسلئے مورخہ ۱۳ر اپریل کو پھر جلسہ یوم والدین منعقد کیا گیا۔ جو بہت کامیاب رہا۔ اس اجلاس میں پہلے بچوں کے تقریری مقابلے ہوئے۔ جس کے بعد منیر الدین صاحب۔ شیخ مشتاق احمد صاحب قائد حافظ محمد اعظم صاحب اور مولوی آدم خان صاحب نے تقاریر کیں۔

مورخہ ۱۴ر اپریل کو نوشہرہ میں مکرم ڈاکٹر مرزا عبدالقیوم صاحب کی کوٹھی پر اطفال کی سہ روزہ تربیتی کلاس منعقد ہوئی۔ جس میں اطفال کے علاوہ ناصرات نے بھی شرکت کی مکرم حافظ محمد اعظم صاحب نے اپنی خاص مساعی سے اس کلاس کا اہتمام کیا اور تین روز تک اسے پڑھایا۔ اس طرح مورخہ ۳ر اپریل کو پشاور سے بچوں کی تربیتی کلاسز کا جو سلسلہ شروع کیا گیا تھا۔ . . . وہ مورخہ ۱۶ر اپریل کو پشاور سے بچوں کی تربیتی کلاسز کا جو سلسلہ شروع کیا گیا تھا۔ وہ مورخہ ۱۶ر اپریل کو نوشہرہ میں بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ (نامہ نگار)

درخواست ہائے دعا

۱۔ محمد شریف صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ رجوعہ ڈاکخانہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات چند یوم سے ٹائیفائڈ بخار میں مبتلا ہیں۔ (رشید احمد سلیم معلم وقف جدید جماعت احمدیہ رجوعہ)

۲۔ خاکسار کی اہلیہ کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ چھاتی کے ایک پھوڑے کا اپریشن کروا یا گیا تھا۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ اس کے اثرات تمام جسم میں سرایت کر گئے ہیں۔ دن بدن نقاہت زیادہ ہو رہی ہے (مستری محمد عبداللہ انکلی نو)

۳۔ محترم سید زمان علی شاہ صاحب آف جہلم دل کے دوروں کی وجہ سے بہت بیمار ہیں۔ بیماری کی شدت کی وجہ سے کمزوری بڑھتی جا رہی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان سب کو شفائے کامل عطا فرمائے۔ آمین۔

۴۔ خاکسار کے گھر پہلے کئی بچے ضائع ہو چکے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے عمر پانے والا نیک صالح اور با اقبال فرزند عطا فرمائے۔ (چوہدری) مہرالدین معرفت لطیف برادرز لائلپور

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرما دیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے

۳- وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔ وصیت کنندہ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کر لیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۱۷۳۰۷

میں رو بی حلیمہ صوفی زوجہ صوفی عبدالغفور قوم سیمی پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۵۷ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۱۱/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ تین عدد طلائی انگوٹھیاں وزنی ۲½ تولہ قیمت -/۴۰۰ روپے میرا حق مہر -/۱۰۰۰ روپے جو میرے خاوند کے ذمہ ہے میں اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں۔ اس وقت میری کوئی آمدنی نہیں اگر کسی وقت میرا کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ رو بی حلیمہ صوفی۔ سینٹر کوارٹر انجمن احمدیہ تحریک جدید ربوہ۔ گواہ شد۔ مسعود مبارک اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس کارپرداز گواہ شد سید مبارک احمد انسپکٹر وصایا۔ (میں اپنی زوجہ حلیمہ کے حق مہر مبلغ -/۱۰۰۰ روپے جو میرے ذمہ واجب الادا ہیں کے دسویں حصہ وصیت کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوں۔ عبدالغفور کالونی دیوان ربوہ۔ گواہ شد سید منیر احمد باہری گواہ شد عبدالرحیم جمیل)

مسل نمبر ۱۷۳۴۳

میں فضل بیگم بیوہ چوہدری مبارک علی خان قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر پچاس سال تاریخ بیعت تقریباً ۱۹۲۹ء ساکن لائل پور ضلع لائل پور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری منقولہ جائداد صرف ایک جوڑی طلائی کانٹے وزنی ایک تولہ ہیں جن کی قیمت مبلغ -/۱۲۰ روپے ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اس کے علاوہ میری کوئی اور جائداد نہیں ہے مجھے میرے بچوں کی طرف سے مبلغ -/۱۶۰ روپے ماہوار مل رہے ہیں میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اور تازیست ہر ماہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات کے بعد میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میں اپنا مہر مبلغ -/۳۰۰ روپے وصول کر چکی ہوں یہ رقم تقسیم ملک سے پہلے غیر مسلموں کو قرض کے طور پر دی ہوئی تھی یہ قرض وصول نہیں ہو سکا تاہم میں اس کا ۱/۸ حصہ یعنی -/۳۷.۵۰ روپے داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کر دوں گی۔ الامۃ نشان انگوٹھا فضل بیگم مکان نمبر ۱۵۶ گلی نمبر ۵۔ حرنپورہ نمبر ۱ لائل پور۔ گواہ شد منظور احمد ولد مبارک علی خان پاکستان آکسیجن لمیٹڈ پوسٹ بکس ۹۵ لائل پور۔ گواہ شد ناصر احمد ولد غلام محمد صاحب ۲۰۷ بی۔ پیپلز کالونی لائل پور (جنرل سیکرٹری)

مسل نمبر ۱۷۳۴۴

میں محمد محمود خان ولد رجب علی خان صاحب قوم افغان پیشہ ڈاکٹری عمر قریباً ۷۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قصبہ سٹور حال راولپنڈی ڈاک خانہ خاص ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۱۲/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت ایک مکان واقع محلہ اکال گڑھ راولپنڈی میں ہے جو جائداد متروکہ کے عوض مجھے گورنمنٹ کی طرف سے الاٹ ہوا ہے اور اس کا قبضہ مل چکا ہے اس کی قیمت اندازاً ساڑھے پانچ ہزار روپے ہے (۲) میرا گزارہ اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو اوسطاً مبلغ -/۶۰ روپیہ ہے میں اپنی مذکورہ بالا جائداد اور ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی جو آمد بھی ہوگی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی مزید جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس پر بھی نیز بعد وفات میرے ترکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد محمد محمود خان اکال گڑھ راولپنڈی شہر۔ گواہ شد۔ محمد اسلم خان اکرم لاج ۵/۱۳۶۶ ڈرگ کالونی کراچی۔ گواہ شد عبدالوحید خان راحت میڈیکل ہال حلوائی گلی گوجر خان۔

مسل نمبر ۱۷۳۴۶

میں محمد ممتاز حسین ولد محمد رحیم الدین صاحب مرحوم قوم پردوھان پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۸ء ساکن احمد نگر ڈاک خانہ دھکا مارا ضلع دیناج پور صوبہ مشرقی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ اکتوبر ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد میں سے ابھی تک مجھے کوئی ورثہ نہیں ملا۔ والدہ صاحبہ اور بھائیوں کا قبضہ ہے اگر اس میں سے مجھے ورثہ ملا تو اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو کروں گا اور اس پر بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت حاوی ہوگی۔ اس وقت میرا گزارہ میری ماہوار تنخواہ پر ہے جو مجھے وقف جدید کی طرف سے مبلغ -/۷۹ روپے ماہوار کے حساب سے ملتی ہے میں محمد ممتاز حسین تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ ادا کرتا رہوں گا۔ علاوہ ازیں میں نے ہوا ایک بیگھہ زمین واقع احمد نگر ڈاک خانہ دھکا مارا ضلع دیناج پور مبلغ یکصد ساٹھ روپے (-/۱۶۰) میں خریدی ہے میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں، اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اور صدر انجمن احمدیہ ربوہ ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہوگی۔ نیز میری وفات پر متروکہ جس قدر ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ مالک ہوگی۔ العبد محمد ممتاز حسین۔ گواہ شد عبدالعزیز صادق مربی سلسلہ احمدیہ احمد نگر۔ مشرقی پاکستان۔ گواہ شد احمد حسین انسپکٹر تحریک جدید۔ اسٹیٹ پاکستان ربوہ

مسل نمبر ۱۷۳۴۷

میں خدیجہ بیگم زوجہ حکیم محمد عاشق قوم جٹ کھوکھر خانہ داری عمر ۷۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن بھینی ڈاک خانہ شرقپور ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ اپریل ۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی ماہوار آمدن نہیں میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے مشین سلائی قیمتی -/۱۴۰ روپے مرکیاں طلائی چھ ماشے قیمتی -/۶۰ روپے نقد -/۱۰۰ روپے ہے میزان کل -/۳۰۰ روپے اس کے علاوہ اور کوئی جائداد نہیں حق مہر وصول کر چکی ہوں۔ جو خورد و نوش میں خرچ کر چکی ہوں و اس کے علاوہ اگر کوئی جائداد اور ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت تصور ہوگی۔ موجودہ جائداد -/۳۰۰ روپے جس کا ۱/۱۰ حصہ وصیت کرتی ہوں جو کہ مبلغ -/۳۰ روپے ہوتے ہیں میں کوشش کروں گی کہ اس رقم کو اپنی زندگی میں قسط وار یا یک مشت ادا کر دوں گی اگر کوئی ماہوار آمد پیدا کروں تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کرتی رہوں گی اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ الامۃ خدیجہ بیگم اہلیہ حکیم محمد عاشق۔ گواہ شد حکیم محمد عاشق شرقپور ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد محمد احمد ثاقب لیکچرار جامعہ احمدیہ ربوہ

مسل نمبر ۱۷۳۴۸

میں اقبال بیگم بیوہ نذیر احمد مرحوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۷۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن وزیر آباد محلہ جوگیاں ڈاک خانہ خاص ضلع گوجرانوالہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱۲/۶۳ وصیت حسب ذیل کرتی ہوں میری جائداد حق مہر -/۵۰۰ روپے ہے جو کہ خاوند مرحوم نے ادا نہیں کیا تھا اور زیور چوڑیاں ۲ عدد وزن ایک تولہ نو ماشے کانٹے ایک جوڑی وزنی ۲ تولے نو ماشے انگوٹھی ۲ عدد وزنی ایک تولہ کل وزن زیورات پانچ تولہ چھ ماشہ ہے جس کی موجودہ قیمت مبلغ -/۶۵۰ روپے ہے میں اس کل جائداد مہر اور زیور کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر کوئی جائداد زندگی میں پیدا کروں یا میری وفات کے بعد کوئی اور جائداد زندگی میں پیدا کروں یا میری وفات کے بعد کوئی اور جائداد متروکہ ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی اگر کسی وقت میری کوئی آمدنی ہوئی تو میں جو بھی آمد ہوگی اس کا ۱/۱۰ حصہ تازیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی اس وقت کوئی آمد نہیں ہے۔ الامۃ نشان انگوٹھا۔ اقبال بیگم بیوہ نذیر احمد کشمیری گواہ شد حکیم شمیم حسین سیکرٹری مال وزیر آباد۔ گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر دفتر وصیت حال وزیر آباد۔ ضلع گوجرانوالہ

مسل نمبر ۱۷۳۴۹

میں محمد بی بی زوجہ چوہدری محمد فیروز قوم تارڑ پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۳/۶۴ ساکن کولو تارڑ ڈاک خانہ خاص ضلع گوجرانوالہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۳/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بطور حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی تفصیل جائداد حسب ذیل ہے میرا حق مہر مبلغ -/۳۲ روپے ہے جو میں وصول کر چکی ہوں (۲) زیورات کی تفصیل حسب ذیل ہے (الف) چوڑیاں چھ تولے قیمتی -/۷۳۲ روپے موجودہ قیمت (ب) گلوبند وزنی چار تولے قیمتی -/۴۸۸ روپے موجودہ قیمت۔ میری اس وقت کوئی آمد نہیں۔ الامۃ مسماۃ محمد بی بی زوجہ چوہدری محمد فیروز تارڑ صدر جماعت احمدیہ کولو تارڑ۔

گواہ شد۔ چوہدری محمد نذیر ولد محمد شریف احمدی قوم تارڑ کولو تارڑ۔ گواہ شد۔ اللہ بخش سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کولو تارڑ۔

لاہور خریداران الفضل کے لئے

ضروری اعلان

لاہور میں الفضل کے خریدار احباب کی اطلاع کے لئے ایک دفعہ پھر یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ لاہور شہر میں تمام ہاکرز دیگر اخبارات کی طرح الفضل بھی نقد قیمت وصول کر کے اپنے اپنے گاہکوں کو تقسیم کرتے ہیں اور قیمت بھی بموجب فیصلہ ماہوار خود ہی وصول کرتے ہیں اس واسطے الفضل کی باقاعدہ تقسیم کی ذمہ داری بھی ہاکرز پر ہے سوائے اس دن کے کہ الفضل وقت پر ایجنٹ کو نہ ملے۔ آئندہ جس دن وقت پر اخبار الفضل ایجنٹ کو نہ ملے گا اس کی اطلاع احباب کو پہنچانے کا انتظام کر دیا گیا ہے احباب بل بھی وقت پر اپنے ہاکرز کو ادا کر کے ممنون فرمایا کریں۔ (ماسٹر محمد ابراہیم نگران ایجنسی الفضل۔ ربوہ)

پنڈت نہرو کی آخری رسوم ادا کر دی گئیں

پاکستان کی طرف سے مسٹر بھٹو اور مسٹر ارشد حسین نے ارتھی پر پھول چڑھائے

نئی دہلی ۲۹ رمئی۔ کل یہاں دریائے جمنا کے کنارے راج گھاٹ کے مقام پر تقریباً ساڑھے چار بجے شام لاکھوں سوگواروں کی آہوں اور آنسوؤں کے درمیان بھارت کے آنجہانی وزیر اعظم پنڈت جواہر لعل نہرو کی آخری رسوم ادا کر دی گئیں۔ آنجہانی کی بیٹی مسز اندرا گاندھی کے سب سے چھوٹے بیٹے اور پنڈت نہرو کے نواسے نے چتا میں آگ لگائی۔

پنڈت نہرو کی آخری رسوم مہاتما گاندھی کی سمادھی سے تین سو گز جنوب میں اسی جگہ ادا کی گئیں جہاں سولہ برس قبل مہاتما گاندھی کی آخری رسوم ادا کی گئی تھیں۔

قبل ازیں وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو اور پاکستان کے ہائی کمشنر مقیم بھارت مسٹر ارشد حسین نے صدر ایوب، اپنی اور پاک ہائی کمیشن کی طرف سے پھولوں کے تین گجرے پنڈت نہرو کی ارتھی پر چڑھائے۔ آنجہانی وزیر اعظم کی قیام گاہ سے راج گھاٹ تک چھ میل لمبے راستے میں غم واندوہ میں ڈوبے ہوئے اور رقت انگیز مناظر دیکھنے میں آئے جن سے بھارتی عوام کی اپنے محبوب رہنما سے عقیدت اور تعلق خاطر کا پتہ چلتا تھا۔

اس موقعہ پر غیر ملکی مہمان اور سفارتی نمائندے بھی موجود تھے جن میں پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو برطانیہ کے وزیر اعظم سر ڈگلس ہیوم امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر ڈین رسک۔ ملکہ برطانیہ کے نمائندے لارڈ ماونٹ بیٹن۔ لنکا کی وزیر اعظم مسز بندرا نائیکے۔ روس کے نائب وزیر اعظم اول اور بہت سے دوسرے ملکوں کے خصوصی نمائندے شامل تھے بھارت کے نائب صدر ڈاکٹر ذاکر حسین۔ بھارتی کابینہ کے وزراء اور پنڈت نہرو کی بیٹی مسز اندرا گاندھی بھی موجود تھیں مسز اندرا گاندھی نے ہندو رسم ورواج کے مطابق سوگ کا مظہر سفید لباس پہن رکھا تھا جب پنڈت نہرو کے نواسے نے چتا کو آگ دکھائی تو شعلے بھڑک اٹھے اور دیکھتے ہی دیکھتے جسم خاکی خاکستر ہو گیا۔ اس دوران میں پنڈت اشلوک اور منتر پڑھتے رہے۔

ایسوسی ایٹڈ پریس کے مطابق بھارتی وزیر اعظم آنجہانی پنڈت جواہر لعل نہرو کے آخری سفر میں کل لاکھوں افراد نے شرکت کی جن میں ممتاز بین الاقوامی شخصیتیں بھی شامل تھیں پاکستان کی نمائندگی وزیر خارجہ جناب ذوالفقار علی بھٹو نے کی۔

پنڈت نہرو کی کوٹھی کے دروازے اگرچہ تمام رات کھلے رہے تھے اور آخری دیدار کے لئے رات بھر لوگوں کا تانتا بندھا رہا تھا لیکن اس کے باوجود بھی صبح اپنے رہنما کی آخری جھلک دیکھنے کے مشتاق لوگوں کا اس قدر ہجوم تھا کہ پولیس اور کانگرسی رضاکار بمشکل تمام ہجوم کو قابو میں رکھ سکے۔ یہ سلسلہ ساڑھے بارہ بجے تک جاری رہا اس دوران میں برطانوی وزیر اعظم سر ایلک ڈگلس ہیوم۔ امریکہ کے وزیر خارجہ ڈین رسک، لارڈ ماونٹ بیٹن روس کے نائب وزیر اعظم الیکسی کوسیگین، پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو، مہاراجہ سکم اور ان کی اہلیہ، نیپال کے شاہ مہندرا اور ان کی ملکہ، لنکا کی وزیر اعظم مسز بندرا نائیکے۔ شیخ محمد عبداللہ، جاپان کے وزیر خارجہ، مقبوضہ کشمیر کے صدر ریاست کرن سنگھ بھارت کے ممتاز سیاسی رہنماؤں میں صدر ڈاکٹر رادھا کرشنن نائب صدر مسٹر ذاکر حسین مرکزی اور صوبائی وزراء سفارتی نمائندوں اعلیٰ فوجی اور سول افسروں ذاتی دوستوں اور متعدد دیگر ممالک کے نمائندوں نے پھول چڑھائے اور ان کا آخری دیدار کیا۔

پنڈت نہرو کے دو سو سوگوار ہلاک و زخمی و مجروح

نئی دہلی ۲۹ رمئی۔ بھارت کے آنجہانی وزیر اعظم پنڈت نہرو کی قیام گاہ کے بیرونی دروازے پر مشتاقانِ دید کا اس قدر ہجوم تھا کہ ہر ممکن انتظامی اقدامات کے باوجود ہزاروں لاکھوں سوگواروں کو سنبھالنا مشکل ہو گیا اگرچہ پنڈت نہرو کی میت کو تمام رات کھلے عام رکھا گیا تھا اور اس امر کا اہتمام کیا گیا تھا کہ لوگ قطار در قطار آنجہانی کے جسم خاکی کا دیدار کریں لیکن پھر بیرونی گیٹ پر دو افراد بھیڑ میں پاؤں تلے کچل کر ہلاک ہو گئے اور درجنوں مجروح ہو گئے۔

امریکی حکومت کا اظہار ناپسندیدگی

واشنگٹن۔ ۲۹ رمئی۔ بھارت نے آنجہانی وزیر اعظم پنڈت نہرو کے جانشین کے تقرر پر امریکی حکام اظہار ناپسندیدگی کر رہے ہیں۔ امریکی دفتر خارجہ کے قریبی حلقوں کا خیال ہے کہ امریکی حکومت لال بہادر شاستری یا چاون کو پنڈت نہرو کا جانشین دیکھنا چاہتی تھی۔

نندہ صرف ایک ہفتہ وزیر اعظم رہیں گے

سیاسی مبصروں کا خیال

نئی دہلی۔ ۲۹ رمئی۔ یہاں کے بعض سیاسی مبصرین کا خیال ہے کہ بھارت کے موجودہ وزیر اعظم مسٹر گلزاری لال نندا صرف ایک ہفتہ تک وزیر اعظم رہ سکیں گے۔ ان مبصرین نے ایک بڑے دلچسپ واقعہ کو اپنے اس اندازہ کی بنیاد بتایا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ایک دفعہ پنڈت نہرو دوران بیماری میں بستر مرگ پر پڑے تھے تو مسٹر گلزاری لال نندہ ان کے پاس ایک یادداشت لے کر گئے اور پنڈت نہرو نے اس پر دستخط کر دیئے۔ یادداشت پر مسٹر نندہ کو وزیر اعظم کا عہدہ سونپا گیا تھا۔ بتایا گیا ہے کہ مسٹر نہرو نے کہا تھا۔ "صرف ایک ہفتہ کے لئے میں آپ کو وزیر اعظم بنا سکتا ہوں۔"

ہم بھارتی عوام کے غم میں برابر کے شریک ہیں

دہلی کے ہوائی اڈہ پر پاکستانی وزیر خارجہ کا بیان

نئی دہلی ۲۹ رمئی۔ پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کہا ہے کہ پنڈت نہرو کی موت سے پاکستان کے عوام کو سخت صدمہ ہوا ہے انہوں نے کہا کہ اس وقت ہم تمام اختلافات کو فراموش کر کے بھارتی عوام کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ مسٹر بھٹو کل صبح لاہور سے نئی دہلی پہنچنے پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کر رہے تھے۔

شیخ محمد عبداللہ نے جو پاکستان کا دورہ مختصر کر کے مسٹر بھٹو کے ساتھ ہی دہلی پہنچے تھے اخباری نمائندوں سے کہا کہ "میں آپ کو آنسوؤں کے سوا کچھ نہیں دے سکتا"۔

میاں افتخار الدین مرحوم کے فرزند میاں عاسف افتخار بھی اسی طیارے سے نئی دہلی پہنچے اور پنڈت نہرو کی آخری رسوم میں شرکت کی۔ میاں افتخار مرحوم پنڈت نہرو کے گہرے دوست تھے۔

کل پنڈت نہرو کی وفات کے سلسلے میں پاکستان بھر میں سرکاری طور پر سوگ منایا گیا۔ تمام سرکاری عمارتوں پر پرچم سرنگوں رہا متعدد انجمنوں نے آنجہانی کی اچانک موت پر تعزیتی قرار دادیں منظور کیں۔

مشرقی پاکستان کے وزیر سماجی بہبود مسٹر لوئس نے کہا کہ پنڈت نہرو کی موت سے بھارت ایک عظیم رہنما اور جنگ آزادی کے ہیرو سے محروم ہو گیا ہے پاکستان سوشلسٹ پارٹی کے چیئرمین مسٹر فضل الکریم نے کہا ہے کہ نہرو کی موت سے ترقی پذیر افریشیائی ملکوں کو دشواریاں پیش آئیں گی۔

دنیا کے بیشتر ممالک نے وزیر اعظم بھارت کی موت پر سرکاری طور پر سوگ منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ نیپال میں تین روز سوگ منایا جائے گا۔ جاپان کے دارالحکومت ٹوکیو میں کل صبح بھارتی سفارتخانے کے سامنے تعزیتی جلسہ منعقد ہوا۔ یوگوسلاویہ میں ایک روز کے لئے سرکاری طور پر سوگ منایا گیا متحدہ عرب جمہوریہ اور دیگر اسلامی ملکوں میں بھی کل سوگ منایا گیا۔

عقیدت کے پھول

نئی دہلی ۲۹ رمئی کل جس وقت بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو کی میت کو آخری رسوم کی ادائیگی کے لئے لے جایا جانے لگا تو ان کا مالی روپ چند ہجوم کو چیرتا ہوا وہاں پہنچ گیا اور گلاب کے سرخ پھولوں کا ایک گلدستہ چڑھایا۔ اس کے بعد وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ جب اس سے پوچھا گیا کہ وہ کیا محسوس کر رہا ہے تو اس نے کہا کہ آنجہانی کو پھولوں، بچوں اور عام لوگوں سے جس قدر محبت تھی وہ شاید اس محبت سے بھی زیادہ تھی جس کا اظہار آج ہم سب مل کر ان کے لئے کر رہے ہیں۔

زندگی کا کیا اعتبار

نئی دہلی ۲۹ رمئی بھارت کے اعتدال پسند لیڈر مسٹر جے پرکاش نرائن جو برسوں جدوجہد آزادی میں پنڈت نہرو کے ساتھی رہے ہیں کل آنجہانی سے اپنی ملاقات کا ذکر بڑی حسرت سے کیا۔

انہوں نے کہا کہ چند روز ہوئے ہم دونوں ملے اور بہت دیر تک تبادلہ خیال کرتے رہے یہ بھی طے پایا کہ کچھ دن بعد پھر ملیں گے۔ لیکن زندگی کا کیا اعتبار آج میں ملاقات کے لئے زندہ ہوں لیکن نہرو اپنا وعدہ پورا کرنے کے لئے زندہ نہیں۔

لاہور میں زلزلہ

لاہور ۲۹ رمئی مغربی پاکستان کے دارالحکومت لاہور میں کل دو پہر دو بج کر ۴۰ منٹ پر زلزلے کے ہلکے جھٹکے محسوس کئے گئے۔ یہ جھٹکے چند سیکنڈ تک رہے شیخوپورہ کی ایک اطلاع کے مطابق کل دوپہر وہاں بھی چار سیکنڈ تک زلزلے کے معمولی جھٹکے محسوس کئے گئے کسی جانی یا مالی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔

بھارت میں وبائی امراض

پینتالیس افراد ہلاک ہو گئے

نئی دہلی ۲۹ رمئی بھارت کے صوبہ متوسط اور سورت میں وبائی امراض سے اب تک ۴۵ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ صوبہ متوسط کے ضلع بلدانہ میں ہیضے سے ۱۵ افراد ہلاک ہوئے۔ اس مرض میں مبتلا ہونے والوں کی تعداد ۷۰ بتائی جاتی ہے اسی طرح سورت میں معدہ کی پر اسرار بیماری سے ۳۲ افراد ہلاک ہوئے۔

شذرات

(بقیہ صفحہ ۱)

یا تمہیں کون مجبور کر سکتا ہے کہ تم ضرور فلم دیکھنے جاؤ۔۔۔۔ اگر تم مساجد میں جاؤ۔ نمازیں پڑھو۔ اسلام کی تعلیم پر عمل کرو تو پھر جو حکومت بھی بنے گی اسلامی ہو گی"!

(الفضل ۱۰ اکتوبر ۶۲ء)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲